Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۲ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ش | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کو صحت عطا فرمائے۔

صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیچش اور بخار ہے اسی طرح صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ہر دو صاحبزادگان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔ کہ خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کا بچہ

دفتر روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

احرار کا اعتراف کہ "اولاد بغایا" کے معنے بداعمال لوگوں کے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت مستقبل اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے زبردست شواہد میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا نشان یہ ہے۔ کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جو بھی اعتراضات آپ کی ذات۔ آپ کے عقائد۔ آپ کی تعلیم اور آپ کے اصول پر کئے جاتے ہیں۔ وہ بالعموم وہی ہوتے ہیں۔ جو انبیاء سابقین کے مخالفین نے ان کی ذات۔ ان کے عقائد۔ ان کی تعلیم اور ان کے اصول پر کئے۔ اور اگر کسی اعتراض کی مثال انبیائے سابقین میں دکھائی نہیں دیتی۔ تو امت محمدیہ کے گذشتہ صلحاء و اولیاء کے حالات زندگی میں ضرور نظر آ جاتی ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہی اعتراض ان پر بھی ہوا۔ یا کم از کم جس بات کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کو مورد اعتراض قرار دیا جاتا ہے۔ وہی بات ان کے مسلمہ اولیاء و ابدال میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ مشابہت جو مخالفین سلسلہ احمدیہ کی پہلے مخالفین سے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انبیائے سابقین اور دوسرے اولیاء و مقربین سے ہے۔ اس امر کا بین اور قطعی ثبوت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ اسی منہاج پر مبعوث ہوئے ہیں جس منہاج پر اس کے انبیاء و اولیاء آئے۔ اور مخالفین سلسلہ کا قدم اس طریق پر ہے جس طریق پر ان سے پہلے مخالفین چلے۔ اس نظریہ کی تائید بیسیوں مثالوں سے ہوتی ہے مگر ان تمام مثالوں سے قطع نظر کرتے ہوئے اس وقت صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے جس کو دیکھ کر ہر دانا و بینا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ کس طرح جو اعتراض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پیش کیا جاتا ہے۔ وہی بعض پہلے بزرگوں کے بھی خلاف پڑتا ہے۔

"الفضل" کا مطالعہ کرنے والے اصحاب جانتے ہیں۔ کہ اخبار "زمزم" نے حال ہی میں اعتراض کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں یہ تحریر کیا ہے کہ "ہر مسلمان مجھے مانتا۔ اور میری تصدیق کرتا ہے۔ مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا"

یہ امر بتایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا۔ البتہ عربی الفاظ کا یہ اپنے رنگ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ ذریۃ البغایا کا ہرگز وہ مفہوم نہیں۔ جو مخالفین کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ نہ کلام کا سیاق و سباق ان معانی کا متحمل ہے۔ اور نہ عربی لغت ان معنوں کی اجازت دیتی ہے ان حالات میں مخالفین کا اپنے خود ساختہ معنوں پر اصرار ان کی نیتوں کے فاسد ہونے کا بین ثبوت ہے۔

اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ بالکل اسی قسم کے الفاظ حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام سے بھی منقول ہیں۔ اور شیعوں کی نہایت ہی معتبر کتاب "فروع کافی" میں درج ہیں۔ چنانچہ فروع کافی میں ابو حمزہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ امام علیہ السلام نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ واللہ یا ابا حمزۃ ان الناس کلھم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا (فروع کافی جلد ۳ حصہ دوم۔ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ) اے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا روئے زمین پر جس قدر لوگ ہیں۔ وہ سب اولاد بغایا ہیں۔ اب اگر بغایا کا وہی ترجمہ ہو۔ جو مخالفین کیا کرتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ نعوذ باللہ شیعوں کے سوا باقی تمام لوگ کنچنیوں کی اولاد ہیں۔ مگر کیا کوئی عقلمند یہ معنے تسلیم کرنے اور پھر ان معنوں کو حضرت امام صاحب کی طرف منسوب کرنے کے لئے تیار ہے؟

۱۹۳۶ء میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کا فتنہ زوروں پر تھا۔ تو ان دنوں بھی اس اعتراض کو بار بار دہرایا گیا۔ اور لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہا گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے سوا باقی سب لوگوں کو نعوذ باللہ حرامزادہ قرار دیا ہے۔ اس پر "فروع کافی" کا یہی حوالہ احرار کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور ان سے سوال کیا گیا۔ کہ وہ بتائیں شیعہ اراکین کے سوا جو لوگ مجلس احرار میں شامل ہیں۔ انہیں امام ابو جعفر علیہ السلام کے اس قول کے مطابق وہ اولاد بغایا سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس سوال کے جواب میں ان کے لئے تین ہی صورتیں تھیں۔ یا تو وہ اس کتاب کے خلاف آواز اٹھاتے۔ اور کہتے کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ یا اس امر کو تسلیم کرتے۔ کہ واقعہ میں شیعوں کے سوا سب لوگ نعوذ باللہ کنچنیوں کی اولاد ہیں۔ اور یا پھر بتاتے کہ اولاد بغایا کے معنے کنچنیوں کی اولاد نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہیں۔ ابتدائی دو صورتوں کی بجائے انہوں نے تیسری صورت اختیار کی اور احراری اخبار "مجاہد" (۹ مارچ ۱۹۳۶ء) کو یہ لکھنا پڑا۔ کہ:-

"ولد البغایا۔ ابن الحرام۔ اور ولد الحرام۔ ابن الحلال بنت الحلال وغیرہ یہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے کہ جو شخص نیکوکاری کو ترک کر کے بدکاری کی طرف جاتا ہے اسکو باوجودیکہ اس کا حسب و نسب درست ہو۔ صرف بداعمالی کی وجہ سے ابن الحرام ولد الحرام وغیرہ کہتے ہیں۔ اس کے خلاف جو نیکوکار ہوتے ہیں۔ ان کو ابن الحلال کہتے ہیں اندریں حالات امام علیہ السلام کا اپنے مخالفین کو اولاد بغایا کہنا بجا اور درست ہے"

یہی معنے مخالفین سلسلہ احمدیہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "ذریۃ البغایا" کے سمجھنے چاہئیں۔ مگر کس قدر تعجب کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جب ذریۃ البغایا کے الفاظ آئیں۔ تو اس کے معنے کنچنیوں کی اولاد کئے جائیں۔ مگر جب انہیں یہ معلوم ہو۔ کہ ان کی کسی اپنی مذہبی کتاب میں کسی مسلمہ بزرگ کی زبان سے شیعوں کے سوا باقی سب لوگوں کے لئے اولاد بغایا کے الفاظ نکل چکے ہیں۔ تو کہدیں۔ کہ یہ تو ایک محاورہ ہے۔ جو ہر ایسے شخص کے لئے استعمال ہو سکتا ہے جو نیکی کو ترک کر کے بدکاری کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ جب ایک محاورہ ہے۔ اور وہ خود اسے تسلیم کرتے ہیں۔ تو عدل و انصاف اسی بات کا متقاضی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جب یہ الفاظ آئیں۔ تو ان کے معنے کرتے وقت بھی اس محاورہ کو ملحوظ رکھیں۔ ورنہ یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ لوگوں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ الٰہی کی اہمیت اور خدام الاحمدیہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گیارہ ماہ رواں کے خطبہ جمعہ میں خدام الاحمدیہ کو ذکر الٰہی کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"اصل چیز ذکر الٰہی خدا تعالےٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبت کریں۔ اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں"

ان امور کی تلقین کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا

"خدام الاحمدیہ کے افسروں کو چاہیئے۔ کہ وہ خصوصیت سے مختلف مساجد اور مختلف حلقوں میں اس قسم کے وعظ کرائیں۔ تاکہ نوجوانوں کے دلوں میں عبادت اور ذکر الٰہی کا شوق پیدا ہو"

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے۔ کہ حضور کے اس ارشاد کی فوری تعمیل کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنی مجالس کے اجلاس میں ذکر الٰہی کی اہمیت اور اس کی مختلف شقوں پر مختصر تقاریر کا انتظام فرمائیں۔ مگر ان مقامی تقاریر کے سلسلہ کو شروع کرنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ جملہ اراکین کے کانوں تک حضور کا ارشاد حضور کے الفاظ میں ہی پہونچا دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ ۱۷ ماہ تبوک (ستمبر) کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ اور ذکر الٰہی کے موضوع کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے لئے کئی ایک اور ضروری ہدایات پر مشتمل ہے۔ اگر جماعت میں یہ خطبہ ایک دفعہ سنایا جا چکا ہو۔ تو پھر بھی آپ دوبارہ مجلس میں سنائیں۔ تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو سکے۔ اس بارہ میں اپنی کارگزاری کا ذکر ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹوں میں فرمائیں۔ تا مرکز معلوم کر سکے۔ کہ کس حد تک ان ہدایات کی تعمیل ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تقریر جو حضور نے ذکر الٰہی کے موضوع پر فرمائی تھی چھپی ہوئی ہے۔ اور اس کا مطالعہ خدام کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ آجکل تقریباً نایاب ہے۔ جن دوستوں کو مل سکے ضرور مطالعہ فرمائیں۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت واصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کیطرف فوری توجہ کی ضرورت

امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ۲۴۰۰۰ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن گذشتہ ماہ اگست کے آخر تک صرف ۲۳۲۱ روپیہ کی وصولی ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ لہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اس چندہ کی فراہمی میں زیادہ تندہی سے کوشش فرمائیں۔ تاکہ جلسہ کے موقعہ پر بہت زور دینے کی ضرورت نہ پڑے۔

ناظر بیت المال قادیان

شائقین تبلیغ کے لئے بہترین موقعہ

سنسکرت کلاس میں کامیاب ہونے والا طالب علم پاس ہوتے ہی صدر انجمن احمدیہ نے کام پر لگا دیا۔ اب نئے طالب علموں کی ضرورت ہے۔ ہر طالب علم کو معقول وظیفہ دیا جائے گا۔ صرف تین سال میں ہندی سنسکرت اور وید پڑھائے جائیں گے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے اپنی اپنی درخواست پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے پاس بھیجدیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبت کی آنکھ پیدا کرو

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو۔ تو خدا تعالےٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے۔ کہ محبت اور اخلاص خدا تعالےٰ سے ہو۔ محبت ایک ایسی شے ہے۔ کہ انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفیٰ انسان بنا دیتی ہے۔ پھر وہ وہ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ وہ وہ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالےٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے۔ اس کے حاصل کرنے اور فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا۔ لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا۔ اور یا سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں۔ مگر نہیں یہ بات بھی نہیں ہے۔ استعداد بھی دی۔ اور سامان بھی مہیا کیا۔"

(الحکم ۲۴ / اکتوبر ۱۹۰۲ء)

چندہ لاؤڈ سپیکر مسجد اقصیٰ

خدا کے فضل سے جماعت کی ترقی کے ساتھ ہی مرکزی مساجد کی وسعت بھی لازمی ہے۔ اور اب سلسلہ کی مرکزی جامع مسجد یعنی مسجد اقصےٰ اتنی وسیع ہو چکی ہے۔ کہ جمعہ کے روز بغیر لاؤڈ سپیکر کے امام کے خطبہ کی آواز کا تمام مقتدیوں تک پہنچنا ناممکن ہے۔ اس ضرورت کے مدنظر ہمارے ایک مرحوم دوست خان فقیر محمد خان صاحب انجینئر صوبہ سرحد نے ایک لاؤڈ سپیکر خرید دیا تھا۔ جو ایک عرصہ تک کام دیتا رہا۔ لیکن اب کثرت استعمال کی وجہ سے کام کے قابل نہیں رہا تھا۔ اس لئے نیا ایمپلی فائر اور کچھ لاؤڈ سپیکر فوری طور پر خریدنے ضروری تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ وہ اپنے موجودہ بجٹ سے اس کے لئے کوئی گنجائش نکال سکتی۔ اس لئے میں نے اس امید پر کہ یہ رقم بعض دوستوں سے بطور چندہ لے کر پوری کر لی جائے گی۔ قرض لے کر ایمپلی فائر اور سپیکر خرید لئے تھے۔ اور اس کے لئے چند دوستوں کو چندہ کی تحریک کی کل ایک ہزار روپیہ کی ضرورت تھی۔ جس میں سے ۶۵۰ روپیہ آچکا ہے۔ اور اب صرف ۳۵۰ روپیہ باقی رہ گیا ہے۔ میں اس تحریک کے ذریعہ مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ میں اس تحریک کو عام نہیں کرنا چاہتا اس لئے چندہ کے لئے یہ شرط ہے کہ پچاس روپے سے کم کسی دوست سے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ جن احباب نے اس وقت تک چندہ دیا ہے۔ ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہوئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) جناب منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی قادیان	ایک سو روپیہ
(۲) آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب	" "
(۳) خان بہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب	" "
(۴) چودھری محمد شاہ نواز صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	پچاس روپے
(۵) " اعظم علی صاحب سب جج گجرات	ایک سو روپیہ (باقساط ادا کر رہے ہیں)
(۶) جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن	ایک سو روپیہ
(۷) " سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد	" " (باقساط ادا کر رہے ہیں)

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات سید محمود عالم صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۴۵)

حضرت مولوی نور الدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک مرتبہ تنگ آکر جب میں نے ملازمت سے استعفےٰ دینا چاہا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روک دیا۔ کہ استعفےٰ دینا جائز نہیں ہے۔

(۴۶)

حافظ روشن علی صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب اعجاز احمدی میں یہ شعر ہے ؎

ایا ارض مدٍّ قد دفاک مدمر
وارداک ضلیل و اغراک موغر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ تو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولؓ سے فرمایا۔ کہ آج میرے ایک شعر میں ایا حرفِ ندا کی طرح استعمال ہوا ہے۔ کیا عربی زبان میں ایا ندا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۴۷)

حافظ روشن علی صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے لنگر خانہ سے کھانا کھانے کا حکم تھا۔ میں نے بہت کوشش کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اپنا کھانا کھانے کی اجازت مل جائے۔ مگر حضورؑ نے اجازت نہ دی۔ میرے بھائی ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضؓ مجھے خرچ دیتے تھے۔ اور اس کی موجودگی میں لنگر خانہ سے کھانا کھانا ایک قسم کا بوجھ سمجھتا تھا۔ لیکن جب ڈاکٹر رحمت علی صاحب فوت ہوگئے۔ تو اس وقت مجھے اس مصلحت کا علم ہوا۔

(۴۸)

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تقریر لاہور میں ہوئی۔ اس وقت ہوا کچھ تیز تھی۔ ہوا کی تیزی کی وجہ سے آپ کی پگڑی کا شملہ اڑ اڑ کر آگے کی طرف آجاتا۔ اور آپ پیچھے کر دیا کرتے اس روز آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ اور وقت بہت کم تھا۔ خیال تھا۔ کہ حضورؑ تشریف نہ لائیں گے۔ مگر آپ تشریف لائے۔ اور دیر تک کھڑے کھڑے تقریر فرمائی۔

(۴۹)

ایک دفعہ جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ انبیاء کے متبعین کا ذکر چل پڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ عام طور پر انبیاء کے ماننے والے ان سے کم عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔ بڑے بوڑھے بہت کم مانتے ہیں۔ مگر مولوی غلام حسین صاحب لاہوری اور بابا ہدایت اللہ صاحب شاعر لاہوری یہ دونوں ایسے ہیں۔ جو بڑے اور بوڑھے ہوتے ہوئے ایمان لائے ہیں۔

(۵۰)

مولوی غلام حسین صاحب رضؓ لاہوری کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود پڑھایا۔ اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔

(۵۱)

حضرت مولوی نور الدین صاحب رضؓ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک کو کشتی نوح سے تعبیر فرمایا کرتے تھے (حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے بتلایا۔ کہ مسجد مبارک کی توسیع سے قبل مسجد کے موجودہ حجرہ کے دروازہ کے اوپر والی دیوار پر کشتی کی ویسی ہی شکل بنی ہوئی تھی جیسی کہ کتاب کشتی نوح کے ٹائیٹل پیج پر نظر آتی ہے اور اس پر واصنع الفلک باعیننا الخ وغیرہ آیات اور فارسی کے بعض اشعار بھی مرقوم تھے) (خاکسار مرتب)

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نماز جنازہ میں شامل ہونے کا ثواب

حدیث:- عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اتبع جنازۃ مسلمٍ ایمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیھا ویفرغ من دفنھا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراطٍ مثلُ احدٍ ومن صلے علیھا ثمّ رجع قبل ان تدفن فانّہٗ یرجع بقیراط:-

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان اور ثواب سمجھتا ہوا جاتا ہے۔ اور جب تک جنازہ کی نماز پڑھی نہیں جاتی۔ اور لوگ اس کو دفنانے سے فارغ نہیں ہوجاتے۔ ساتھ رہتا ہے۔ اس کو دو قیراط اجر ملے گا۔ ہر ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو شخص صرف نماز جنازہ ہی ادا کرسکے اور دفنانے میں (کسی معذوری کی وجہ سے) شریک نہ ہوسکے۔ اسے صرف ایک قیراط اجر ملے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ پڑھنا اور دفن تک جنازہ کے ساتھ رہنا۔ اس عمل کا ثواب دو قیراط ہے۔ اور جو شخص صرف نماز جنازہ ہی ادا کرسکے۔ اور کسی مجبوری اور معذوری یا کسی اور وجہ سے دفنانے میں شریک نہ ہوسکے۔ اسے صرف ایک قیراط اجر ملے گا۔ اور ایک قیراط احد پہاڑ کے مساوی ہوگا۔

یہاں ایک غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ قیراط کا وزن تو ۲½ رتی ہوتا ہے لیکن بتایا یہ گیا ہے۔ کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اگر تو ثواب کی بڑائی ظاہر کرنی تھی۔ تو قیراط ایک قلیل وزن بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ کہہ دیتے۔ کہ احد پہاڑ جتنا ثواب ہوگا۔ اور اگر قیراط جتنا ثواب ملنا تھا۔ تو احد پہاڑ کی تعیین کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ غلط فہمی۔ اور اشکال بہت آسانی سے دور ہوسکتا ہے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ ایک تو ثواب دینے والے کی حیثیت ہے۔ اور وہ خدا ہے۔ جو غیر محدود ہے۔ اور ایک انسان ہے۔ جو محدود ہے۔ اور وہ ثواب لینے والا ہے۔ اس کی مثال یوں بھی ذہن نشین ہوسکتی ہے۔ کہ ایک بادشاہ جس کے خزانوں میں لاکھوں۔ کروڑوں روپے ہوں۔ وہ اگر کسی نادار۔ قلاش کو ایک ہزار روپیہ دے دے۔ تو اس سے بادشاہ کے خزانوں میں تو کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اور بادشاہ اس خیرات کو معمولی بھی نہ سمجھے گا۔ لیکن وہ غریب شخص جس نے کبھی ساری عمر میں پیسے کا منہ بھی نہ دیکھا تھا۔ وہ اس ہزار روپیہ کو ساری دنیا کے خزانوں کے برابر سمجھے گا۔

اسی طرح اگر ہم کسی کے جنازے کی تدفین تک اس کے ساتھ رہیں۔ تو خدا تعالےٰ ہمیں صرف دو قیراط ثواب دے گا۔ لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خدا کا قیراط احد جیسے پہاڑ کو گھیرے ہوئے ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیراط کا لفظ یہ بتانے کے لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر تم کسی کے جنازے کے ساتھ جاؤ گے۔ تو خدا کے خزانوں میں سے تو صرف ایک ایک قیراط تمہیں ملے گا۔ لیکن چونکہ ہم محدود ہیں۔ اس لئے وہ قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوگا۔ اور یہی خدا کی شان کے شایاں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ جنازہ میں شامل ہونے کا کس قدر ثواب ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری شریعت میں دو قسم کے فرائض ہیں۔ کچھ فرائض عین ہیں۔ اور کچھ فرائض کفایہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فرائض عین تو نماز روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ ہیں جن کو ہر شخص کے لئے عمل میں لانا ضروری ہے۔ اور فرائض کفایہ ہیں گو سب جماعت شریک ہوتی ہے۔ لیکن اگر ان میں سے ایک یا کچھ آدمی اس فرض کو ادا کر دیں۔ تو سب جماعت کی طرف سے ادا سمجھا جائیگا مثلاً لوگ نماز کے لئے مسجد میں بیٹھے ہوں اور ایک شخص مسجد میں آکر السلام علیکم کہے تو اگر کوئی بھی جواب نہ دے گا۔ تو تمام کے تمام گنہگار ہوں گے لیکن اگر کوئی ایک جواب دے دے۔ تو یہ فرض سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ اسی طرح نماز جنازہ بھی فرض کفایہ ہے جماعت میں سے چند آدمی پڑھ سکتے ہیں۔ اور ان پر جو شریک نماز جنازہ نہیں ہو سکے۔ کسی قسم کا گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن بہر حال یہ ایک نفلی عبادت ہے۔ اور نوافل قرب الٰہی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نوافل سے خدا اپنے بندے کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے پاؤں بن جاتا ہے۔ جس سے وہ چلتا ہے کان بن جاتا ہے۔ جس سے وہ سنتا ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان نوافل سے خدائی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم نوافل بالالتزام ادا کیا کریں۔ تاکہ ہمیں قرب الٰہی جو کہ خدا کے بندوں کا مقصود ہے حاصل ہو۔

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر

حدیثنا عن زبیر قال سالت ابا وائل عن المرجئة فقال حدثنی عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر

ترجمہ زبیر سے روایت ہے۔ کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ فرقہ کے متعلق سوال کیا تو ابو وائل نے جواب دیا۔ کہ ہمیں عبد اللہ صحابی نے کہا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر

اس حدیث میں فرقہ مرجیہ کے متعلق ذکر ہوا ہے۔ یہ فرقہ پہلی صدی ہجری میں نمودار ہوا۔ ان لوگوں کا اعتقاد یہ تھا۔ کہ جو شخص ایک دفعہ ایمان لے آیا۔ اور مسلمان ہوا پھر چاہے وہ کس قدر بدعملی کرے۔ اس کے ایمان کو کسی قسم کا ضعف نہیں پہونچتا۔ امام بخاری ان کے رد میں یہ حدیث لائے ہیں۔ فرقہ مرجیہ کا یہ عقیدہ کہ جو شخص ایک دفعہ ایمان لے آیا۔ جب تک وہ اسلام کے کسی عقیدہ کا انکار نہ کرے یا مرتد نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہم اسے کافر نہیں کہہ سکتے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن ان کا اس امر پر حصر کر لینا۔ کہ بدعملی سے انسان کو کسی قسم کا ضعف نہیں پہونچتا سراسر غلط ہے۔ ایمان کی مثال تو پھلدار درخت کی سی ہے۔ اور اعمال صالحہ اس کے لئے پانی کے مشابہ ہیں۔ اگر ہم درخت کو پانی نہ دیں۔ تو وہ پھل نہ دے گا۔ اور درخت بے فائدہ ہو کر رہ جائے گا۔ یہی حال ایمان کا ہے۔ فرض کرو جو شخص مسلمان ہوا جب تک وہ عقائد اسلام میں سے کسی ایک کا انکار نہیں کرتا یا مرتد نہیں ہوتا۔ ہم اس وقت تک اسے کافر نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اگر وہ اعمال بد کا مرتکب رہے گا۔ تو لازماً یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑے گا۔ کہ آخر کار اس کا ایمان اس درخت کی مانند ہو جائے گا جس کو پانی نہ دیا گیا ہو۔ اور رفتہ رفتہ کفر تک نوبت پہونچ جائے گی۔

فسق کے معنی اطاعت سے نکل جانے کے ہیں۔ پس جو شخص فروعات میں سے کسی بدی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کو فروعی کفر پر محمول کریں گے۔ اور جو اصول میں سے کسی کا انکار کرے۔ اسے حقیقی معنوں میں کافر قرار دیں گے۔ مثلاً اہل کتاب خدا کی توحید اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نبوت کے قائل ہیں مگر قرآن مجید نے انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے انکار پر کافر کہا ہے۔ ایمان بالرسالت ایک اصولی عقیدہ ہے۔ جو شخص رسالت کا انکار کرے گا۔ ضروری ہے کہ وہ اصولی طور پر کفر کے پنجہ میں گرفتار ہو۔ اسی طرح ہم غیر احمدیوں کو بوجہ ان کے بداعمال کا مرتکب ہونے کے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ انہوں نے تم ایک عقیدہ ایمان بالرسالت کا انکار کیا ہے۔ اور یہی وجہ ان کے کفر کی ہے۔ اصولی کفر کے علاوہ چھوٹے بڑے کفر کئی قسم کے ہیں۔ اور ہر ایک کی نسبت سے مرتکب پر کفر کا فتوےٰ چسپاں ہوگا۔ پس یہ کہنا کہ اگر کسی میں فلاں نوعیت کا کفر پایا جاتا ہے تو یہ نہ کہو۔ کہ وہ کفر کا مرتکب ہوا ہے اور اس کے ایمان و اسلام میں کوئی نقص ہے یہ عقیدہ فرقہ مرجیہ کا خلاف واقعہ اور غیر معقول ہے۔

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر غیر مبایعین کا ایک ناپاک الزام

امیر غیر مبایعین کا ایک خطرناک عقیدہ اور غیر مبایعین

قارئین کو علم ہوگا کہ الفضل کے صفحات پر وقتاً فوقتاً جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے اس خطرناک عقیدے کا ذکر آتا رہا ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری نہیں بلکہ صرف توحید الٰہی کا اقرار کافی ہے۔

کافی عرصہ گزرا۔ کہ اسی عقیدے کے متعلق ہمارے بار بار کے تقاضوں کے بعد پیغام صلح نے مہر سکوت کو توڑا تھا۔ اور اس عقیدہ کو جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف منسوب کرنے کو "افترا" قرار دیا تھا لیکن جب ہم نے جناب مولوی صاحب کی صاف اور واضح تحریریں پیش کیں۔ جو کھلے طور پر اسی عقیدے کا اظہار کر رہی تھیں۔ اور "پیغام" سے دریافت کیا۔ کہ آخر جب تک ان تحریروں کو منسوخ کرنے کا اعلان نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک ہم کس طرح سمجھ لیں۔ کہ جناب مولوی صاحب یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔ تو پیغام نے پھر خاموشی اختیار کر لی۔ جواب تک جاری ہے۔ حال ہی میں ہم نے "فرقان" کے ذریعہ پھر اسی عقیدے کو پیش کیا۔ اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاف اور واضح فتوےٰ بھی عرض کر دیا۔ اس پر "پیغام" تو فی الحال خاموش ہے۔ لیکن اب کے غیر مبایعین کے نئے نئے رفیق شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری جواب دینے کے لئے میدان میں نکلے چنانچہ آپ نے "ینگ اسلام" میں ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جس کی پہلی قسط اس وقت ہمارے زیر نظر ہے۔

مصری صاحب کے مضمون کا خلاصہ

مصری صاحب نے "پیغام" کی طرح اس عقیدے کو افترا قرار دینے کی جرأت نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس عقیدے میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی امیر غیر مبایعین کے ہمنوا تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسی سلسلہ میں پہلے مولوی محمد علی صاحب کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ "جب ایک شخص اللہ تعالےٰ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے۔ تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کسی تحریر میں سے یہ حوالہ پیش کیا ہے۔

"کلمہ توحید کا پہلا حصہ ہے لا الٰہ الا اللہ اس کے تین فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو شخص اسے باآواز بلند پڑھ لیتا ہے۔ ہم اسے مسلمان اور شرک سے بیزار سمجھ لیتے ہیں"۔ یہ دونوں حوالے نقل کر کے مصری صاحب لکھتے ہیں۔ "اب یہ دونوں قول ایک محترمی جناب مولوی محمد علی صاحب کا۔ اور دوسرا مکرمی حضرت مولوی نور الدین صاحب کا احباب کے سامنے ہیں۔ احباب دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کس طرح دونوں ایک ہی مفہوم کے حامل ہیں ۔۔۔۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ مضمون نویس اور ایڈیٹر صاحب "فرقان" کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آیا وہی الفاظ جو انہوں نے محترمی جناب مولوی محمد علی صاحب کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے حق میں بھی استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں یا اپنی غلطی کا علم ہو جانے پر مومنانہ جرأت سے کام لیتے ہوئے جناب مولوی محمد علی صاحب کے خلاف استعمال کئے ہوئے الفاظ کو واپس لیتے ہیں"۔ (ینگ اسلام ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء)

جو ناواقف شخص مصری صاحب کے اس مضمون کو پڑھے گا۔ وہ تو یہی سمجھ لے گا۔ کہ واقعی اس عقیدہ کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ اور مولوی محمد علی صاحب کا مسلک ایک ہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مضمون میں مصری صاحب نے خطرناک طور پر اخفاء سے کام لیا ہے۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے یقینی اور قطعی طور پر یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ہرگز مولوی محمد علی صاحب کی طرح یہ عقیدہ نہ تھا کہ "جو شخص توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے۔ بے شک وہ اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا"۔

حقیقت حال عرض کرنے سے پہلے ہم مصری صاحب کو ایک اصول یاد دلاتے ہیں۔ اور اسے ہم اپنی طرف سے پیش نہیں کرتے بلکہ اتمام حجت کے لئے مصری صاحب اور جملہ غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں۔ وہ اصول یہ ہے کہ (۱) "اصل اور محکم وہی تحریریں رہیں گی۔ جن میں کثرت اور وضاحت دونوں موجود ہیں"۔ (۲) یہ اصول بھی حضرت صاحب نے قائم کیا ہے۔ کہ جہاں اختلاف نظر آئے کثرت کو محکم قرار دو اور قلت کو اس کے ماتحت کرو"۔ (ردّ تکفیر صفحہ ۳۹) اب اگر مصری صاحب دیانتداری سے کام لیتے تو ان کا فرض تھا کہ اس اصول کے مطابق پہلے وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ساری تحریرات پر یکجائی نظر ڈالتے۔ اگر ان میں کوئی اختلاف نظر آتا۔ تو کثرت کو محکم قرار دے کر قلت کو اس کے ماتحت کرتے اور پھر کوئی نتیجہ اخذ کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ دو افسوسناک باتوں کا ارتکاب کیا ہے۔ اوّل ایک مختصر اور نامکمل حوالہ پر بنیاد رکھ کر مصری صاحب نے ایک ایسا عقیدہ حضرت خلیفہ اول کی طرف منسوب کیا۔ جو حضور کی نہایت واضح اور صاف صاف تحریرات کے خلاف تھا۔ اور اس طرح "قلت" کو محکم قرار دے کر کثرت کو اس کے ماتحت کرنے کی کوشش کی۔

دوئم:۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح و تشریح حضور نے بذات خود دوسرے مقام پر واضح الفاظ میں فرما دی تھی۔ لیکن مصری صاحب اس تشریح کا ذکر تک نہیں کیا۔ کیونکہ انہیں خوب علم تھا۔ کہ اگر یہ تشریح سامنے آگئی۔ تو ان کے مضمون کی ساری بنیاد ہی گر جائے گی۔

حقیقت حال

اب ہم اولاً زیر بحث حوالہ کے متعلق حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ تشریح عرض کرتے ہیں۔ اور پھر اس مسئلہ کے متعلق حضور کی بکثرت تحریرات میں سے دو بطور نمونہ پیش کر دیں گے۔ قارئین ان حوالوں کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور مصری صاحب کی دیانت داری کا اندازہ لگائیں۔

(۱) "لا الٰہ الا اللہ کے ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی حکم ہے۔ کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جائے اب سارے ماموروں کو ماننا لا الٰہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدم حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح ان سب کا ماننا اسی لا الٰہ الا اللہ کے ماتحت ہے حالانکہ ان کا ذکر اس کلمہ میں نہیں ہے"

(بدر نمبر ۱۹۔ جلد ۱۰۔ مؤرخہ ۹ مارچ ۱۹۱۱ء)

(۲) "اسرائیلی مسیح کے وقت مسیح کے منکر یہود اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے۔ توریت پر ان کا ایمان تھا۔ سب رسولوں کو مانتے تھے سوائے حضرت مسیح کے کیا وہ کافر تھے یا نہ تھے؟ ..... اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے۔ تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں ہے"۔ (الفضل ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء)

(۳) "آپ نے بلاوجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے۔ اور غیر صاحب شریعت کا منکر کافر نہیں ...... اللہ تعالےٰ اور اس کے نبیوں میں تفرقہ کنندے کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے"۔ (بدر ۱۸ جولائی ۱۹۱۰ء) یہ اور اسی قسم کے بیسیوں اور حوالے موجود ہیں جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عقیدے اور مسلک کو خوب واضح کر دیتے ہیں ان سب کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ

حضرت خلیفہ اول کا واضح مسلک

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے۔ کہ صرف توحید الٰہی کے اقرار سے انسان مسلمان ہو سکتا ہے۔ بلکہ حضور کا یہ محکم اور پختہ عقیدہ تھا کہ دائرہ اسلام کے اندر آنے کے لئے توحید الٰہی کے علاوہ تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر بلا استثناء ایمان لانا اور پھر اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی ایمان لانا ضروری اور لازمی ہے۔ ان تمام امور پر ایمان لانے کے بعد جو شخص "لا الٰہ الا اللہ" کہتا ہے۔ یقیناً وہی حضور کے نزدیک "مسلمان" اور "شرک سے بیزار" کہلانے کا مستحق تھا نہ کہ نری توحید الٰہی کا اقرار کرنے والا۔ پس یہ سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ پر سراسر غلط الزام ہے کہ حضور اس عقیدہ میں امیر غیر مبایعین کے ہمنوا تھے۔

خاکسار۔ خورشید احمد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے!

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں حرج ہونے کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائے گی۔ چنانچہ مفصلہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے اگست کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے کہ اگست کا چندہ فوراً ارسال فرمائیں اور آئندہ کے لئے ایسا التزام کریں۔ کہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ مع اس کی تفصیل کے براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

"ننگل خورد۔ کھارا۔ ننگل کلاں۔ احمد آباد دنواں پنڈ قادیان" دھاریوال۔ نارووال پنڈی چری۔ جھنگ۔ چنیوٹ۔ سرگودھا۔ چکوال۔ پنڈ دادنخان۔ مارٹن انڈس۔ چک امرال رزمک۔ پاڑہ چنار۔ سری پور۔ اوچ۔ کبیروالہ۔ دیپال پور۔ چیچہ وطنی۔ دینالہ خورد۔ فرید کوٹ کوٹ کپورا۔ نکودر۔ ہوشیار پور۔ ٹپیالہ۔ سامانہ۔ سرہند۔ دھوری۔ بھٹنڈہ۔ ڈبڈ۔ ملب گڈھ محمود پور۔ کلانور۔ کاہنور۔ پانی پت۔ جموں۔ لکھنؤ۔ بارہ مولا۔ حیدرآباد سندھ۔ نسیم آباد مرزا فارم۔ میر پور خاص۔ نصرت آباد۔ علی گڈھ۔ جودھ پور۔ اٹاوہ۔ انچولی۔ سہارنپور۔ منصوری۔ مراد آباد۔ بنارس۔ امروہہ۔ بھاگلپور۔ مونگھیر۔ جمشید پور۔ خانپور ملکی کٹک۔ بھدرک۔ ناگپور۔ احمد آباد۔ یادگیر۔ رائے چور۔ ونگیوالہ۔ مدراس۔ کالی کٹ۔ ناظر بیت المال

مسجد احمدیہ نائیجیریا کے لئے چندہ

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال جو مسجد نائیجیریا کے واسطے چندہ کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات سے مبلغ ۱۷ روپے چندہ نہایت آسانی کے ساتھ وصول ہو گیا جس میں جماعت کے مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی نہایت اخلاص کے ساتھ حصہ لیا۔ ایک صاحب چودہری غلام مصطفیٰ صاحب نے اپنے متوفی والد صاحب کی روح کو ثواب پہنچانے کے واسطے ایک سو روپیہ اس صدقہ جاریہ کی مد میں دیا۔ غرضکہ تحریک کرتے ہی سب دوستوں نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں سے رقمیں لا کر صرف تین چار گھنٹے کے اندر اندر چندہ جمع کر دیا۔ اللہ تعالےٰ تمام چندہ دہندگان کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب جماعت کو بھی اس مبارک تحریک میں شوق اور اخلاص سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ناظر بیت المال

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہو کر چہرہ پر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ ۱۵ دن کی خوراک پندرہ ۱۵ آنے صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت کے نوجوانوں کو خدمتِ دین کیلئے ہروقت تیار رہنا چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تمام قوموں کی رہنمائی اور رہبری کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی بعثت کسی ایک قوم اور ملک کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ اس کا تعلق مساوی اور یکساں ہے۔ چنانچہ آپ خود اپنی بعثت عامہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے۔ اُن سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۲ حاشیہ)

اللہ تعالےٰ نے بھی آپ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ:-

تقیم الشریعۃ وتحی الدین

(تذکرہ ص۲۳۴)

یعنی اے مسیح موعود! تیرا کام نہایت اہم اور عظیم الشان ہے۔ وہ دین اسلام جو مٹ چکا ہے۔ وہ شریعت غرا جسے لوگوں نے ترک کر دیا ہوا ہے۔ اب دوبارہ تو نے اسے دنیا میں قائم کرنا ہے اور شریعت اسلام کا احیاء اور تجدید کوئی آسان اور معمولی کام نہیں۔ بلکہ سب کاموں سے زیادہ اہمیت رکھنے والا ہے۔ اور اس کام کی عظمت اور اہمیت کے پیش نظر ہی ایسے انسان کو مبعوث کیا گیا۔ جسے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب دیا گیا۔ اور جس کے متعلق تمام انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں اور بشارات موجود ہیں۔

آج اس کام کا بار عظیم جماعت احمدیہ کے کندھوں پر رکھا گیا ہے۔ وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مقصد و مدعا باحسن طریق پورا ہو۔ اور آپ کا مشن تمام دنیا کے کناروں تک پہنچ کر ہر طرف فتح و کامرانی کا پرچم لہرائے۔ اور حقیقی اسلام کی شان و شوکت دوبارہ دنیا میں قائم ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی سچی وحدانیت تمام قلوب میں جاگزین ہو۔

پھر جماعت احمدیہ میں سے نوجوانوں پر یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے اندر ایسی روح اور تڑپ پیدا کریں۔ جو احمدیت کی شان کے شایاں اور اس کے وقار اور اس کی ترقی کو ہر لحظہ بڑھانے والی ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصولوں کی حامل نہ ہوں جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا...... اصلاح اسی رنگ میں ہو سکتی ہے۔ کہ نوجوانوں کو اس رنگ میں تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں۔ کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے۔" (الفضل مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۳۸ء)

اسی طرح آپ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:-

"خدام الاحمدیہ درحقیقت روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم و تربیت ہے اس فوج کی جس نے احمدیت کے دشمنوں کے مقابلہ میں جنگ کرنی ہے جس نے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقابل پر گاڑنا ہے"

نوجوانان احمدیت کا فرض ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ کو ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ اور اپنے دلوں میں اس حقیقت کو اچھی طرح راسخ کریں۔ کہ قومی ترقی کا انحصار اُن کی صحیح تعلیم و تربیت اور ان کی بہترین تنظیم اور اطاعت پر ہے ان کا مقصد بہت بلند ہے۔ اور ان کا راستہ نہایت دشوار گذار ہے۔ کیونکہ انہوں نے تمام دنیا کو فتح ہی نہیں کرنا۔ بلکہ ص۲ انسانی قلوب کی اصلاح کرکے انہیں خدا تعالیٰ کی حقیقی صفات کا حامل بنانا ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے انہیں بہرہ ور کرنا ہے۔ سو یہ مقصد بہت بڑی ذمہ داری اور اصلاح چاہتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین جیسی جد و جہد اور قربانیوں کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے سلف کے طریق کار کی پیروی کرنے والے ہوں اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر صحیح رنگ میں گامزن ہو کر ان انعامات کے وارث بنیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنی اس برگزیدہ جماعت کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔ اللھم آمین

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن میں ۱۵ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ اُن کے نام اطلاع کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا وہ بہت جلد خود بخود رقم ارسال فرمادیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ اُن کی خدمت میں یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ اُمید ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔ منیجر الفضل

- ۸۹ - ڈاکٹر محمد منیر صاحب
- ۱۳۱ - چوہدری نذیر احمد صاحب
- ۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
- ۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
- ۲۱۴ - محمد احسان الحق صاحب
- ۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
- ۲۹۱ - ملک سردار خان صاحب
- ۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب
- ۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
- ۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
- ۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
- ۹۱۹ - ملک رسول بخش صاحب
- ۱۳۲۶ - ایم رفیع اللہ صاحب

- ۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
- ۲۵۳۵ - خلیل احمد صاحب
- ۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
- ۳۴۱۶ - مولوی مبارک علی صاحب
- ۳۵۱۵ - محمد شفیع صاحب
- ۳۷۵۳ - پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
- ۴۴۲۳ - منشی کریم بخش صاحب
- ۴۷۹۵ - رسالدار میجر محمد یعقوب صاحب
- ۵۰۸۴ - دوست محمد صاحب
- ۵۲۷۷ - بابو اعجاز حسین صاحب
- ۶۲۱۴ - عبد الغفور صاحب

- ۶۴۷۲ - اے۔ جی ناصر صاحب
- ۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
- ۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خان صاحب
- ۶۸۴۰ - مخدوم نذیر احمد صاحب
- ۶۹۰۳ - ایس۔ ایم حلیم صاحب
- ۶۹۳۲ - میر عبد الرحمن صاحب
- ۷۱۸۳ - چوہدری کریم بخش صاحب
- ۷۲۱۴ - محمد عبد السمیع صاحب
- ۷۲۴۰ - چوہدری سردار احمد صاحب
- ۷۷۲۵ - ملک نادر خان صاحب
- ۷۷۴۵ - خواجہ عبد الغفار صاحب
- ۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا بیٹھے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے۔ تو شفاکن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کپساب استعمال کریں۔ قیمت کیصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

۷۹۴۲ - اہلیہ صاحبہ شیخ حامد علی صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۶۴۲ - محمد حسین صاحب
۸۸۶۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۵۹ - میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۹۲ - ایم۔ اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۲۴ - بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۲۴۰ - سید زمان شاہ صاحب
۹۲۸۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۳۳۶ - چوہدری عبد الحی خان صاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب
۹۶۸۷ - ایم محمد حسین صاحب
۹۸۸۷ - فضل احمد صاحب
۹۹۲۳ - مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۱ - غلام قادر صاحب
۹۹۵۸ - فضل کریم صاحب بی۔ اے
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۱۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۴۹ - چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۷ - بجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۲ - بابو محمد افضل صاحب
۱۰۱۲۵ - چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۱۰۰۷۵ - ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۴۶۲ - لفٹننٹ محمد اسماعیل صاحب
۱۰۵۶۹ - مرزا عمر حیات صاحب
۱۰۷۲۱ - حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۹۶ - غلام رسول صاحب

۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۷۶ - ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
۱۰۸۸۸ - رحمت اللہ صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۲۷۹ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۱۴۲۷ - خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب شرما
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۴۱ - فوٹو سروس کمپنی
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب میر
۱۱۷۰۴ - اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۹۲ - ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۰۰ - چودہری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خان صاحب

۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مداد بخش صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم۔ نور الٰہی صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب
۱۲۶۰۵ - مولا بخش صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۷۰ - محمد صدیق صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۵۹ - چودھری عبد الاحد صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خان صاحب
۱۲۸۲۲ - مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - عبد الرشید صاحب
۱۲۸۳۹ - غلام محمد صاحب اختر
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۸۱ - ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۱۲۸۸۹ - چوہدری چھجو خان صاحب
۱۳۰۳۸ - مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۰۶۱ - محمد رمضان صاحب

۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۷۴ - کیپٹن ٹی۔ ڈی۔ احمد صاحب
۱۴۱۷۷ - شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۱۸۹ - امیر صاحب چکوڑی
۱۴۲۱۷ - چوہدری عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم احمد صاحب
۱۴۳۲۵ - مسٹر فیض اللہ صاحب
۱۴۴۵۶ - شیخ محمد نذیر صاحب

۱۴۴۶۰ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۴۴۹۱ - ” غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خان صاحب
۱۴۵۴۱ - عبد الکریم صاحب
۱۴۵۴۳ - احسان الٰہی صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۸۷ - قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبد السلام صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۵ - چوہدری سردار احمد صاحب

۱۴۶۸۸ - جی۔ یو صوفی صاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۰۹ - چوہدری محمد حسن صاحب
۱۴۷۱۱ - ایم عبد الغنی صاحب
۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۶۵ - غلام نبی صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۰ - غلام مولا خادم صاحب

(باقی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان

قادیان میں پانچ دوکانیں اور ایک مکان بڑے چوک میں قابل فروخت ہیں قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود ملکر ہوسکتا ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد فیصلہ کریں۔

چودہری حاکم دین دوکاندار قادیان

ذیابطیس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی۔ اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کرکے دیکھیں۔

قیمت پندرہ خوراک عـ۱۲ـہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے لیبل

ریلوے میں زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے سامان ضائع یا غلط جگہ جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے مالک لیبل صحیح طریق پر نہیں لگاتے۔ اسلئے مسافروں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے فائدہ کیلئے ہر ایک سامان پر بذریعہ ریل بھیجنے سے پہلے لیبلوں کو اچھی طرح چسپاں کردیا کریں۔

جنرل منیجر لاہور

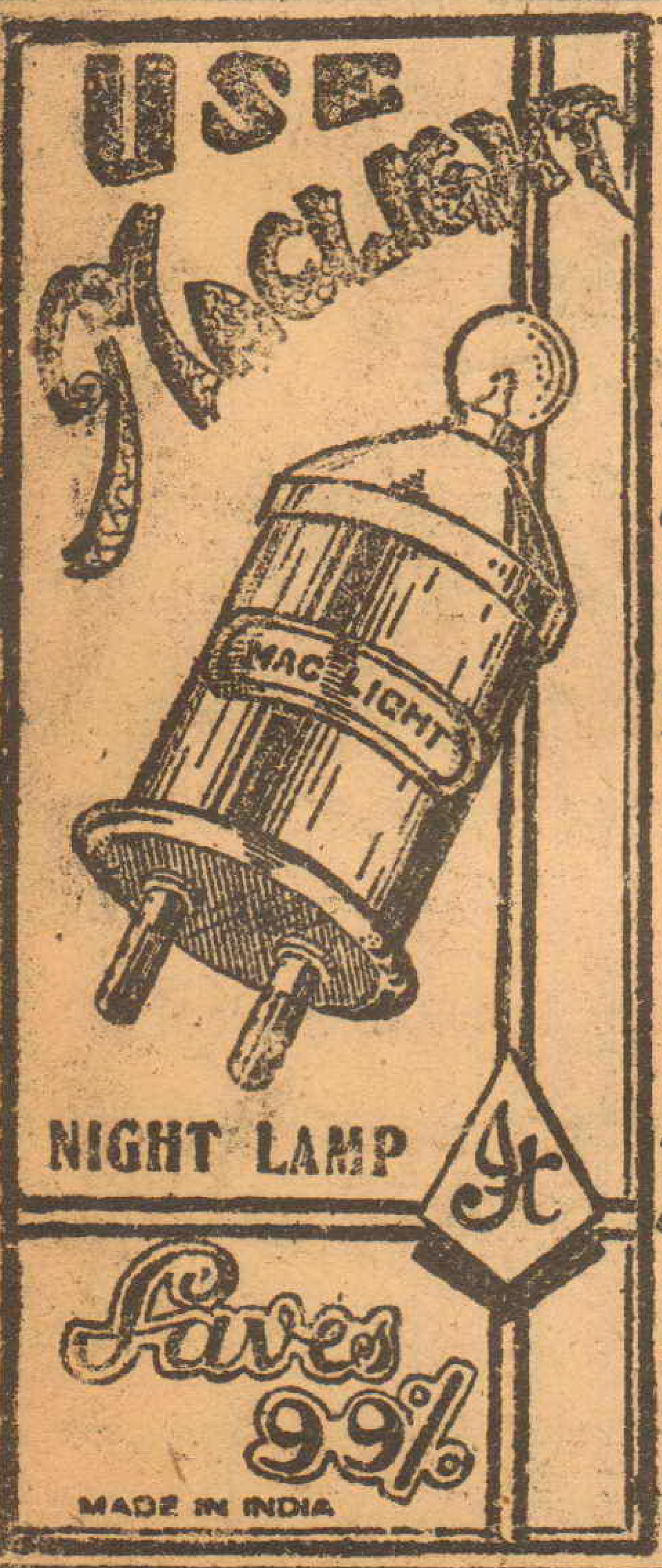

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے۔ ہرجگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B. 47

نورمنجن

دانتوں کی بیماریوں کیلئے بہت مفید ہے

قیمت فی شیشی دو اونس ۸/

” ایک اونس ۵/

تریاق اٹھرا

مرض اٹھرا کیلئے مکمل کورس گیارہ تولہ
یکمشت فی تولہ ایک روپیہ
الگ متفرق ” ایکروپیہ چار آنہ

منگوانیکا پتہ :- دواخانہ نورالدین قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن ۲۰ ستمبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزائر سالومن میں امریکی اڑن قلعوں نے دو جاپانی جہازوں پر بمباری کی۔ دشمن نے مقابلہ کی کوشش کی۔ مگر اسے منہ کی کھانی پڑی۔ جاپانی اور امریکن دستوں میں متواتر جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ گذشتہ بدھ اور جمعرات کو امریکی جہازوں نے دشمن کے جہازوں اور اس کے فوجی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ تفاصیل ابھی معلوم نہیں ہو سکیں۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ نیوگنی میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ آج آسٹریلیا سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ نیوگنی میں ساتھی ملکوں کی فوجوں کو بھاری کمک پہنچ گئی ہے۔ مورسبی کی بندرگاہ کو اگرچہ تاحال جاپانی خطرہ ہے۔ مگر جاپانیوں نے اس کی طرف بڑھنے کی جو کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ انہیں روک دیا گیا ہے۔ اور جاپان کے ہزاروں آدمی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ گذشتہ دو ماہ میں جاپان کے ۹۵ جہاز برباد کئے گئے۔ اسکے مقابلہ میں اتحادی ممالک کے ایک درجن سے بھی کم جہاز کام آئے۔

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ کل آدھی رات کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے جمعہ کے دن سٹالن گراڈ کے جن بازاروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان سے روسیوں نے انہیں لڑائی کے بعد نکال دیا ہے۔ شہر کے دوسرے حصوں میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ جرمن حلقوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے دریائے ڈان سے لیکر دریائے والگا تک جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور روسی فوجیں کئی میل تک جرمن فوجوں کے اندر گھس گئی ہیں۔

چنکنگ ۲۰ ستمبر۔ کل چینی فوجوں نے جاپانی موٹروں کے ایک قافلہ پر حملہ کر کے اسے زبردست نقصان پہنچایا۔ اسی طرح ایک ریلوے پل کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔ جاپانیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ فلپائن کے پریذیڈنٹ نے کل نیویارک میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ فلپائن کے باشندے ابھی تک دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۰ ستمبر۔ جمعہ کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے طبرق پر پھر بم برسائے۔ جن سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ اسی وقت مرسا مطروح پر بھی حملہ کیا گیا۔ جس سے کئی زوردار دھماکے ہوئے اور کئی جگہ آگ لگ گئی۔ طبرق اور باردیہ کے درمیان ایک سڑک کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ مڈغاسکر میں برطانی فوجیں شمال مغرب اور مشرق کی طرف سے دارالحکومت کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ جو فوج مشرقی کنارے پر اتری تھی وہ بھی بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ جمعہ کی رات کو ہمارے جہازوں کے ایک زبردست قافلہ نے دشمن کے سمندری علاقہ میں بارودی سرنگیں بچھا دیں۔ اسی طرح ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں پر حملہ کیا۔

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ کل کلکتہ کے شمالی حصہ میں لیٹر بکسوں کو آگ لگانے کی تین چار بار کوشش کی گئی۔ کالی گھاٹ میں پوسٹ آفس کو لوٹا گیا۔ ضلع بردوان میں جمال پور پوسٹ آفس پر ایک گروہ نے دھاوا بول دیا۔ ہر بار پولیس کی کوششوں سے بلوائی اپنے حملوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کل رات کراچی میں شہر کی کوتوالی کے سامنے کسی چیز کے پھٹنے سے بہت زور کا دھماکا ہوا۔ اور دو آدمی گھائل ہو گئے۔ پولیس اس معاملہ کی چھان بین کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ حکومت نے گندم کی ۳۵۰ بوریوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنہیں چھپا کر دہلی سے باہر لایا گیا تھا۔

دہلی ۲۰ ستمبر۔ کل شام آل انڈیا نیشنلسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں ملک کی موجودہ سیاسی صورتِ حالات پر غور و خوض کیا گیا۔

واشنگٹن ۲۰ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی فوج میں اسوقت چالیس لاکھ سپاہی ہیں۔ موجودہ سال کے اختتام تک پانچ لاکھ سپاہی اور تیار ہو جائیں گے۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ برطانیہ کے جنگی وزیر نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ برطانیہ میں اب نئی قسم کے ٹینک تیار کئے جا رہے ہیں۔ جو پہلے ٹینکوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ مڈغاسکر میں جو برطانی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک فوج کے ہراول دستے دارالحکومت سے صرف ساٹھ میل دور رہ گئے ہیں۔

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ روس کی لڑائی میں ایک جرمن فوجی افسر جو ٹینکوں کی لڑائی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ مارا گیا ہے۔ اسے گذشتہ سال نومبر میں جب جرمن فوجوں کو شکست ہوئی تھی۔ برخاست کر دیا گیا تھا۔ مگر بعد میں پھر بلا لیا گیا۔ وارونیش کے مورچہ پر روسی برابر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ سٹالن گراڈ میں روسیوں نے جرمن دستوں کو آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے۔ کچھ جرمن دستے جو آگے بڑھ چکے تھے ان کا صفایا کر دیا گیا۔ یا انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ منگل۔ بدھ اور جمعرات کو دور مار امریکی توپوں نے ریکارٹا کی کھاڑی میں دشمن کے اڈہ پر بم برسائے۔ جاپانیوں نے ایک میدان چھیننے کی امریکنوں سے کوشش کی مگر اس میں ناکام رہے۔

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ جرمنوں نے کاکیشیا میں ففتھ کالم قائم کرنے کی زبردست کوشش کی۔ مگر لوگ ان کے دھوکے میں نہیں آئے۔ چند ایک ان کے لالچ میں آگئے تھے مگر انپر قابو پا لیا گیا۔ ماسکو ریڈیو نے یہ بھی کہا کہ کئی جرمن ایجنٹ ابھی تک ایران میں اپنی پرانی پوزیشن حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جنوب کیطرف پیشقدمی میں تیرہ لاکھ جرمن مارے جا چکے ہیں۔ اسکے علاوہ ان کے چار ہزار ہوائی جہاز و چار ہزار توپیں اور تین ہزار سے زیادہ ٹینک تباہ ہوئے۔ روسیوں کیطرف سے ان نقصانات کا اعلان کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ جرمنی اب اپنے تمام ریزرو دستے میدان جنگ میں بھیج رہا ہے۔

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ رائل انڈین نیوی کے نائب امیر البحر نے اخباری نمائندوں کے سامنے یہ انکشاف کیا کہ ہندوستان کی تمام بندرگاہوں کو بحری اڈوں میں بدل دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۹ ستمبر۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک حکم کے ذریعہ صوبہ بھر میں تمام پرائیویٹ کاروں کیلئے پٹرول کے راشن کارڈ منسوخ کر دیئے ہیں۔

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ بمبئی گورنمنٹ نے کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت میسرز بجراج اینڈ کمپنی کو حکم دیا ہے کہ وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا روپیہ اور کفالتیں کسی جگہ استعمال نہ کریں اور نہ ہی کسی اور کے نام منتقل کریں۔ اس حکم میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ کمپنی مذکور کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے لئے کچھ روپیہ ملا ہے اور یہ اس جماعت کے لئے جو خلافِ قانون ہے استعمال ہو رہا ہے۔

ماسکو ۱۹ ستمبر۔ ریوٹر کا بیان ہے کہ کل جرمنوں نے سٹالن گراڈ کی شمال مغربی بستیوں میں اپنے مورچوں کو مضبوط بنا لیا۔ بازاروں میں کئی لڑائیاں لڑی گئیں بعض حالتوں میں تو جرمنوں نے روسی محافظوں پر بیس بیس ٹینکوں سے حملہ کیا۔ جرمن بعض بازاروں میں اپنے پاؤں مضبوطی سے جمانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مشرقی کاکیشیا میں موزوک کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہاں تین سو جرمنوں کو ہلاک و مجروح کر دیا گیا۔ جرمنوں کے دو فوجی دستوں کا صفایا کر دیا گیا اور بارہ جہازوں کو گرا لیا گیا۔

ماسکو ۱۹ ستمبر۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ سٹالن گراڈ میں ایک جگہ جرمنی بندوقچی بروسی فوجوں میں گھس گئے۔ بہت سے جرمن سپاہی روسی سپاہیوں کی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ جرمن ٹینکوں کا رنگ بھی روسی ٹینکوں کا سا تھا۔ اور انپر روسی ٹینکوں جیسے ہی نشان تھے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر وینڈل ولکی اس دورہ کے دوران میں ہندوستان نہیں آئینگے۔

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ میں پبلک کو انتباہ کیا ہے کہ جو شخص سنتری کے بلانے پر نہیں ٹھہریگا۔ اس کا مطلب یہ لیا جائیگا کہ اسے اپنی جان کی پرواہ نہیں۔ گورنمنٹ نے اس امر کو واضح کیا ہے۔ کہ فوجی افسروں کو ایسے شخص کے مار ڈالنے کا اختیار دیدیا گیا ہے جو سنتری کے کہنے پر نہ ٹھہرے۔ سرکاری مال کو نقصان پہنچائے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے۔

قاہرہ ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جمعہ کی رات کو ہمارے گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ ہوائی سرگرمیاں بہت چھوٹے پیمانہ پر ہوئیں۔ میدانی لڑائی ابھی ٹھنڈی پڑی ہوئی ہے۔

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ جو جرمن فوجیں اور ٹینک بہت بڑی تعداد میں سٹالن گراڈ کی شمال مغربی بستیوں میں جمع ہیں۔ انہیں روسیوں نے ابھی مضبوطی سے وہاں روک رکھا ہے۔ کئی علاقوں میں سڑکوں پر دو بدو گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ روسی بندوقچیوں نے دو جرمن ٹینک تباہ کر دیئے۔ پہاڑ کی وہ اہم چوٹی جہاں سے سٹالن گراڈ پر گولے برسائے جا سکتے ہیں اور جسے روسیوں نے دشمن سے چھین لیا تھا وہ ابھی تک روسیوں کے قبضہ میں ہی ہے۔ اسے واپس لینے کے متعلق جرمنوں کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ اسوقت سٹالن گراڈ میں بڑی بھیانک لڑائی ہو رہی ہے اور دونوں طرف کے ہزاروں آدمی کٹ کٹ کر مر رہے ہیں۔ گروزنی کے تیل کے چشموں کی طرف جو جرمن فوجیں بڑھ رہی تھیں۔ انہیں تین ہفتوں سے روسیوں نے آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں ایک مقام پر ایک انسپکٹر پولیس اور ۷ مسلح سپاہیوں پر بلوائیوں کے ایک ہجوم نے حملہ کر دیا۔ اور گولی چلائی۔ جواب میں پولیس کو بھی گولی چلانی پڑی۔ چھ آدمی گھائل ہوئے اور چار کو گرفتار کر لیا گیا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی اور پٹنہ کالج کے دو طالبعلموں کو پولیس سٹیشنوں کو نقصان پہنچاتے ہوئے پکڑ لیا گیا۔ بھاگلپور کے سکولوں اور کالجوں میں لڑکوں کی حاضری بڑھ رہی ہے۔ عام طور پر حالات تسلی بخش ہیں۔

مرکب افسنتین:۔ مقوی معدہ۔ دل و دماغ اور جگر ہے۔ مراق کے لئے نہایت مفید ہے۔ سہر تولہ
طبیہ عجائب گھر قادیان

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)